منگل 8- دسمبر 1998ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
CPL 61
213029

منگل 8- دسمبر 1998ء 18 شعبان 1419 ہجری- 8 فتح 1377 ہش جلد 48-83 نمبر 274

نجات فضل الٰہی سے ہے

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کو اس کے اعمال سے نجات نہیں ملے گی۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول کیا آپ کو بھی؟ فرمایا ہاں سوائے اس کے کہ اللہ کی رحمت مجھے ڈھانپ لے۔

(صحیح بخاری کتاب الرقاق باب القصد والمداومہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

نجات کے متعلق جو عقیدہ قرآن شریف سے مستنبط ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ نجات نہ تو صوم سے ہے نہ صلوۃ سے نہ زکوۃ سے اور صدقات سے بلکہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل پر منحصر ہے جس کو دعا حاصل کرتی ہے۔ اسی لئے (اھدنا الصراط المستقیم) کی دعا سب سے اول تعلیم فرمائی ہے کیونکہ جب یہ دعا قبول ہو جاتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے جس سے اعمال صالحہ کی توفیق ملتی ہے کیونکہ جب انسان کی دعا جو سچے دل اور خلوص نیت سے ہو قبول ہوتی ہے تو پھر نیکی اور اس کے شرائط ساتھ خود ہی مرتب ہو جاتے ہیں۔ (-) نجات اس کے فضل سے ملتی ہے اور اسی کا فضل ہے جو اعمال صالحہ کی توفیق دی جاتی ہے اور خدا تعالیٰ کا فضل دعا سے حاصل ہوتا ہے لیکن وہ دعا جو اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے وہ بھی انسان کے اپنے اختیار میں نہیں ہوتی۔ انسان کا ذاتی اختیار نہیں کہ وہ دعا کے تمام لوازمات اور شرائط محویت، توکل۔ تبتل۔ سوز و گداز وغیرہ کو خود بخود مہیا کر لے۔ جب اس قسم کی دعا کی توفیق کسی کو ملتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے فضل کی جاذب ہو کر ان تمام شرائط اور لوازم کو حاصل کرتی ہے جو اعمال صالحہ کی روح ہیں۔ ہمارا نجات کے متعلق یہی مذہب ہے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 388-389)

عہدہ داران جماعت توجہ فرمائیں

○ وقف جدید کا مالی سال دسمبر میں ختم ہو گا۔ انشاء اللہ۔ آپ سے گذارش ہے کہ

1۔ احباب جماعت کو دعاؤں کی تحریک کریں کہ اللہ وقف جدید کے چندوں میں بہت برکت عطا فرمائے۔

2۔ جماعت کے سب افراد بڑوں چھوٹوں، مردوں عورتوں کو وقف جدید میں شامل کریں۔

3۔ کوشش فرمائیں کہ احباب اپنا چندہ فوری ادا کریں۔

اس کے لئے وفود بنا کر رابطے کئے جائیں۔

اللہ حسن عمل کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

(ناظم مال وقف جدید)

نجات اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاصل ہوتی ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

جو لوگ خدا کے مقابلہ میں دنیا کی عزت میں پڑ جاتے ہیں۔ وہ اپنی عمر کو ضائع کرتے ہیں۔ اور ایسا شخص نجات کا مستحق نہیں۔ ہاں اگر کوئی شخص خدا کو مقدم کرتا ہے اور اس کی حالت سے یہ بات ظاہر ہے تو وہ خوش ہونے کا مستحق ہے۔

اس میں شبہ نہیں کہ خدا کا فضل ہی ہوتا ہے جس سے نجات ہوتی ہے۔ اور کوئی شخص اپنے عمل کی بناء پر دعویٰ نہیں کر سکتا کہ وہ نجات پائے گا۔ کیونکہ سب سے بڑے عامل اور سب سے بڑے خدا کے فرمانبردار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ آپ بھی اپنے اعمال پر بھروسہ نہیں کرتے۔ چنانچہ احادیث میں آتا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حضرت عائشہؓ صدیقہ نے سوال کیا کہ آپ تو اعمال سے ہی بہشت میں جائیں گے؟ آپ نے فرمایا نہیں عائشہ میں بھی خدا کے فضل سے ہی جاؤں گا۔ پس جب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا انسان جس کا ہر ایک سانس۔ جس کا چلنا۔ پھرنا عبادت میں داخل تھا جس کا سونا اور جاگنا عبادت میں گنا جاتا تھا جس کی ہر حرکت و سکون عبادت تھی۔ حتیٰ کہ جس کا پاخانے پیشاب کے لئے جانا اور اپنی بیویوں کے پاس جانا بھی عبادت تھا۔ اتنا بڑا عبادت گذار انسان جب کہتا ہے کہ میں اپنے اعمال سے بہشت میں نہ جاؤں گا۔ بلکہ خدا کے فضل سے۔ تو اور کون ہے جو کہے کہ میں عمل سے بہشت میں داخل ہو جاؤں گا۔ یہ مت خیال کرو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہر فعل کیسے عبادت میں داخل ہو گیا۔ کیونکہ ان کے متعلق خدا نے یہ بتایا ہے کہ ان کی ہر ایک حالت عبادت تھی۔ ناواقف کہہ سکتا ہے کہ آنحضرتؐ کی ہر حرکت کیسے عبادت ہو گئی مگر تم یاد رکھو۔ کہ یہ بالکل صحیح بات ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہر فعل عبادت تھا۔ ہاں آپ کے سوا کسی کا ہر ایک فعل عبادت نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق خدا نے فرمایا (-) کہ تمہارے لئے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہر فعل میں ایک نمونہ ہے۔ کیا اس کے یہ معنی نہیں۔ کہ رسول کریم اپنے عمل سے بتلائیں کہ کونسا فعل جائز ہے اور کونسا ناجائز۔ کونسا مستحسن ہے۔ اور کونسا مکروہ۔ اور کونسا حلال ہے اور کونسا حرام۔ پس رسول کریمؐ کا ہر ایک کام ایک بیان ہے۔ اور ایک ڈسکرپشن (Description) ہے۔ مثلاً آپ کا نماز پڑھنا نہ صرف خدا کے ایک حکم کی تعمیل تھی۔ بلکہ اعلان تھا کہ یہ فرائض ہیں۔ یہ سنتیں ہیں۔ اور یہ نوافل ہیں جو فرائض کے علاوہ ہیں۔ اور جن کا پڑھنا قرب الٰہی کے لئے ضروری ہے۔ آپ کا کھانا کھانا اعلان تھا کہ جو کچھ آپ کھاتے ہیں وہ حلال ہے۔ اور جن چیزوں کو آپ نہیں کھاتے تھے وہ کھانے کے ناقابل تھیں۔

پس رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہر فعل چونکہ نمونہ بنایا گیا ہے لوگوں کے لئے۔ اس لئے آپؐ جن چیزوں کو جائز بتاتے تھے اور استعمال فرماتے ہیں۔ یہ عبادت تھی۔ اسی طرح جن سے منع فرماتے تھے اور استعمال نہ کرتے تھے۔ یہ بھی عبادت میں شامل تھے۔ غرض آپؐ کا ہر فعل عبادت تھا۔ کیونکہ خدا کے حکم کے ماتحت تھا۔ چنانچہ اس کی ایک مثال ہے کہ ایک شخص نے عصر کی نماز کا وقت دریافت کیا۔ ظاہر ہے کہ اول وقت پر نماز پڑھنا مستحسن ہے۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اتنی دیر کی کہ وقت نہایت تنگ ہو گیا آپ کا نماز میں یہ دیر کرنا بھی عبادت تھا۔ کیوں؟ اس لئے کہ آپ یہ سبق دے رہے تھے۔ کہ اگر انسان کسی وجہ سے کسی وقت اول وقت میں نماز نہ پڑھ سکے۔ تو اگر آخری وقت تک پڑھ لے۔ تو بھی اس کی نماز ہو جائے گی۔ غرض فرائض میں اعلان تھا۔ واجبات میں اعلان تھا۔ نوافل و سنن میں اعلان تھا کہ یہ سب کچھ عبادت الٰہی ہے۔

اس حالت پر بھی آپ فرماتے ہیں کہ خدا کے فضل سے بہشت میں جائیں گے۔ پھر ہم لوگ جن کے اعمال بہت تھوڑے ہیں کیسے کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہم اعمال سے بہشت میں چلے جائیں گے۔ اس سے تمہیں معلوم ہو گیا ہو گا کہ فضل کیسی ضروری چیز ہے مگر وہ محض دعویٰ سے حاصل نہیں ہوتا۔ اس کے حصول کے لئے بھی کسی چیز کی ضرورت ہے۔ محض دعویٰ ایمان سے کچھ نہیں بنتا۔

(خطبات محمود جلد 7 ص 111)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2-50 روپے

ہمارا چاند قرآں ہے 8

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ترجمۃ القرآن کلاس

کلاس نمبر2 حصہ نمبر3
22- جولائی 1994ء

دھوکہ دینے والے

البقرہ- آیت نمبر10 اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ دھوکے باز ہیں- دھوکہ دیتے ہیں اپنی طرف سے اللہ کو بھی اور ان لوگوں کو بھی جو ایمان لاتے ہیں لیکن فی الحقیقت یہ دھوکہ ان پر پڑ جاتا ہے- کیونکہ بظاہر دیکھ رہے ہیں مگر دل میں انکار ہے- بظاہر سن رہے ہیں مگر اندر سے کہتے ہیں ہم نہیں سن رہے یہ دھوکہ ہے تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو سننے سے محروم کر دیتا ہے- تو دھوکہ اپنے اوپر پڑ گیا ان کا دھوکہ خدا ان پر الٹ دیتا ہے- اور یہ شعور نہیں رکھتے اس بات کی کہ ہو کیا رہا ہے یعنی سوچنے کی طاقت نہیں رکھتے وہ سمجھتے ہیں ہم کامیاب ہو گئے حالانکہ اپنے نفس کو دھوکہ دے رہے ہیں اور اس بات کا شعور نہیں رکھتے-

کلاس نمبر3 حصہ نمبر1
27- جولائی 1994ء

استہزا کرنے والوں کا انجام

سورۃ البقرہ آیت 16 (اس کا لفظی معنی یہ ہے) کہ اللہ ہی ہے جو ان سے مذاق کرے گا- اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کے مذاق کو ان پر الٹ دے گا اس لئے کہ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے جوابی فعل ہو- تو اس کا ترجمہ موقعہ محل کے مطابق خدا کی شان کے مطابق ہونا چاہئے- اس لئے آج جماعت احمدیہ کے اردو کے ترجمہ میں بسا اوقات لفظی پیروی نہیں دیکھیں گے بلکہ محل اور موقعہ کے مطابق ترجمہ کیا جاتا ہے خدا تعالیٰ کا کام نہیں ہے مذاق کرنا- لیکن اللہ بد کرداروں کے مزاح کو ان پر الٹ دیتا ہے وہ خود تضحیک کا نشانہ بن جاتے ہیں مذاق کا نشانہ بن جاتے ہیں- (ان کا مذاق ان پر پڑے گا- اور انہیں لمبی مہلت دیتا چلا جائے گا تاکہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے رہیں گے یہ جو مضمون ہے یہ تفصیل میں جانے کا وقت نہیں مگر اس کا آپس میں گہرا تعلق ہے وہ لوگ جو سرکشی میں بھٹکتے رہتے ہیں بالآخر اس حال کو پہنچ جاتے ہیں کہ وہ خود تمسخر اور مذاق کا نشانہ بن جاتے ہیں اور اس قدر ذلیل و خوار ہوتے ہیں پھر دنیا ان پر ہنسنے لگتی ہے یا آئندہ نسلیں پھر ان کو پاگل اور بے وقوف سمجھ کر ان کو مذاق کے لائق سمجھتی ہیں-

منافقین کی مثال

سورۃ البقرہ آیت 18 (یہ مثال ان لوگوں کی ہے جن کا پہلے ذکر گذر چکا ہے وہ جو منافقت کرتے ہیں ہدایت کے بدلہ میں گمراہی خرید لی- اور دھوکا دینے کی کوشش کرتے ہیں ان سے ایک مذاق کا بھی ذکر ہوا تھا- اللہ بھی ان سے مذاق کرتا ہے یعنی اللہ ان کے مذاق کو ان پر الٹ دیتا ہے اس لئے یہ نہیں فرمایا کہ آگ بھڑکانے کی کوشش ناکام ہو جاتی ہے- بہت خوش ہوتے ہیں اب ہمارے فساد مکمل ہو گئے- اور ہم غلبے کے قریب پہنچے ہیں اور اب حکومت پر قابض ہونے والے ہیں اور بہت سخت بھڑکی لگاتے ہیں لیکن اس وقت ان کی آنکھوں کا نور ختم ہو جاتا ہے ان کو پھر کچھ دکھائی نہیں دیتا- اپنی بھڑکائی ہوئی آگ کے فیض سے خود محروم ہو جاتے ہیں یعنی فساد کا پھل حاصل نہیں کر سکتے- لیکن تکلیف ضرور پہنچا دیتے ہیں- اس آیت سے واضح ہے کہ یہ مراد نہیں ہے کہ وہ بالکل تکلیف نہیں پہنچاتے کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے (آگ ضرور بھڑکاتے ہیں مگر ان کے مقدر میں اندھیروں کے سوا اور کچھ نہیں

لا یرجعون کا مطلب

سورۃ البقرہ کی آیت 19 وہ کبھی نہیں لوٹیں گے- یہاں تفصیل کا محل تو نہیں مگر ترجمے کے دوران بعض اشکال دور کرنا ضروری ہوتا ہے- قرآن کریم تو فرماتا ہے کہ ہر چیز جو خدا کی طرف سے آئی ہے خدا کی طرف لوٹ جائے گی- اور ان کے متعلق (فرمایا وہ نہیں لوٹیں گے- آیت 19 ان کے تو مزے ہو گئے کہ آخرت کی پکڑ سے بچ گئے اگر نہیں لوٹیں گے- یہاں لا یرجعون سے مراد یہ ہے ہدایت کی طرف نہیں لوٹیں گے- صحیح کردار کی طرف عقل و حواس کی طرف نہیں لوٹیں گے کیونکہ یہ سب کچھ کھو بیٹھے ہیں یہاں یرجعون سے مراد وہ مرنے کے بعد قیامت کا رجوع نہیں ہے اس سے کوئی بچ نہیں سکتا- ہر چیز نے اپنے اصل کی طرف لوٹ جانا ہے مگر یہ نہیں لوٹیں گے کس طرف نہیں لوٹیں گے- ہدایت کی طرف سے ان کا سفر شروع ہوا تھا- ہدایت دے کر گمراہی خریدنی شروع کی اور اب ایسا حال ہو گیا ہے- اب اپنے اصل کی طرف نہیں لوٹیں گے یہ ان کا ذاتی اصل ہے ذاتی اصل کیا تھا- خدا نے ان کو آنکھیں دی تھیں کان دیئے تھے اور اس نے سن کر سمجھنے کی طاقت عطا فرمائی تھی یہ ان صفات کو کھو بیٹھے ہیں "صم بکم عمی" ہو چکے ہیں اب یہ اپنی پہلی صفات کی طرف نہیں لوٹیں گے یہ بھی ترجمہ اس کا درست ہے ہدایت کی طرف نہ لوٹنے کا ترجمہ بھی درست ہے-

غزل

شائد کسی نے خواب میں کہا کچھ
کب میں نے جواب میں کہا کچھ
کیا منزل بے وفائی تھی وہ
کم تھا جو حساب میں کہا کچھ
جب صحبتِ غیر یاد آئی
پھر تجھ سے عذاب میں کہا کچھ
یعنی وہ سفر سراب کا تھا
اور دل نے سراب میں کہا کچھ
دنیا کو دکھا سکے گا منہ کیا
گر میں نے جواب میں کہا کچھ
وہ حال خراب پر کھلے گا
جو حال خراب میں کہا کچھ
معنی ہی کچھ اور لوگ سمجھے
اور اس نے کتاب میں کہا کچھ
کچھ دور تھا ہاتھ ابھی ہوا کا
خوشبو نے گلاب میں کہا کچھ
اس میں بھی حیا کا رنگ بولا
میں نے بھی حجاب میں کہا کچھ
جب آنکھ وہ میکدہ سی دیکھی
نشّے نے شراب میں کہا کچھ
قطرے نے سرِ آب کچھ کہا تھا
موجِ تہہِ آب میں کہا کچھ
معلوم نہیں کون تھا وہ جس نے
گوشِ گُل خواب میں کہا کچھ

عبید اللہ علیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم سید میر محمود احمد صاحب ناصر

حضرت مسیح موعود کا دعاؤں سے شغف

ہمارے سید و مولیٰ ﷺ فداہ نفسی کا ارشاد ہے الدعاء مخ العبادۃ - قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ عبادت انسانی زندگی کا مقصد اصلی ہے اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی اس حدیث میں دعا کو عبادت کا مغز اور روح رواں قرار دیا گیا ہے حضرت مسیح موعود کی زندگی کا ایک خاص اور عظیم الشان پہلو دعا سے تعلق رکھتا ہے۔ حضور نے اپنی جماعت کو جن باتوں کی طرف خصوصی توجہ دلائی ہے اور بار بار جماعت کو اس کی نصیحت کی ہے ان میں سے سرفہرست خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ تضرعات اور پر سوز دعا ہے۔ حضور کی زندگی دعا اور قبولیت دعا کا شاندار نمونہ تھی (اور بقول حضرت مولوی شیر علی صاحب حضور مجسم دعا تھے) ایک دفعہ حضور نے فرمایا کہ ہمیں خیال آیا کہ اگر بخل جائز ہوتا تو کیا ہمیں کسی چیز کے دینے پر بخل ہوتا۔ بہت غور کیا اور ساری نعماء نظر سے گزریں مگر کسی چیز کی طرف بخل کے جائز ہونے کی صورت میں بھی بخل کے لئے رغبت نہ پیدا ہوئی آخر خیال آیا کہ دعا ایک ایسی قیمتی چیز ہے جو اس قابل ہو سکتی ہے کہ اس پر بخل کیا جائے۔

دعا تریاق ہے

ایک اور موقعہ پر حضور نے فرمایا۔

"یاد رکھو کہ کوئی پاک نہیں ہو سکتا جب تک کہ خدا اسے پاک نہ کرے جب تک اتنی دعا نہ کرے کہ مر جاوے تب تک سچا تقویٰ حاصل نہیں ہوتا۔ اس کے لئے دعا سے فضل طلب کرنا چاہئے۔ اب سوال ہو سکتا ہے کہ اسے کیسے طلب کرنا چاہئے تو اس کے لئے تدبیر سے کام لینا ضروری ہے جیسے ایک کھڑکی سے اگر بدبو آتی ہے تو اس کا علاج یہ ہے کہ یا اس کھڑکی کو بند کرے یا بدبو دار شئے کو اٹھا کر دور پھینک دے پس اگر کوئی تقویٰ چاہتا ہے اور اس کے لئے تدبیر سے کام نہیں لیا تو وہ بھی گستاخ ہے کہ خدا کے عطا کردہ قویٰ کو بیکار چھوڑتا ہے۔ ہر ایک عطاء الٰہی کو اپنے محل پر صرف کرنا اسی کا نام تدبیر ہے جو ہر ایک (-) کا فرض ہے' ہاں جو نری تدبیر پر بھروسہ کرتا ہے وہ بھی مشرک ہے اور اسی بلا میں مبتلا ہو جاتا ہے جس میں یورپ ہے۔ تدبیر اور دعا دونو کا پورا حق ادا کرنا چاہئے تدبیر کر کے سوچے اور غور کرے کہ میں کیا شئے ہوں۔ فضل ہمیشہ خدا کی طرف سے آتا ہے ہزار تدبیر کرو ہرگز کام نہ آوے گی جب تک آنسو نہ بہیں۔ سانپ کے زہر کی طرح انسان میں زہر ہے اس کا تریاق دعا ہے جس کے ذریعہ آسمان سے چشمہ جاری ہوتا ہے۔ جو دعا سے غافل ہے وہ مارا گیا ایک دن اور رات جس کی دعا سے خالی ہے وہ شیطان سے قریب ہوا ہر روز دیکھنا چاہے کہ جو حق دعاؤں کا تھا وہ ادا کیا ہے کہ نہیں۔ نماز کی ظاہری صورت پر اکتفا کرنا نادانی ہے اکثر لوگ رسمی نماز ادا کرتے ہیں اور بہت جلدی کرتے ہیں جیسے ایک ناواجب ٹیکس لگا ہوا ہے جلدی گلے سے اتر جاوے۔ بعض لوگ نماز تو جلدی پڑھ لیتے ہیں لیکن اس کے بعد دعا اس قدر لمبی مانگتے ہیں کہ نماز کے وقت سے دگنا تگنا وقت لے لیتے ہیں حالانکہ نماز تو خود دعا ہے جس کو یہ نصیب نہیں کہ نماز میں دعا کرے اس کی نماز ہی نہیں۔ چاہئے کہ اپنی نماز کو دعا سے مثل کھانے اور سردپانی کے لذیذ اور مزیدار کر لو ایسا نہ ہو کہ اس پر ویل ہو۔

نماز خدا کا حق ہے اسے خوب ادا کرو اور خدا کے دشمن سے مداہنہ کی زندگی نہ برتو۔ وفا اور صدق کا خیال رکھو۔ اگر سارا گھر غارت ہوتا ہو تو ہونے دو مگر نماز کو ترک مت کرو۔

سب کے لئے دعا

ایک اور موقعہ پر فرمایا۔

"بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی میں میرا یہ مذہب ہے کہ جب تک دشمن کے لئے دعا نہ کی جاوے پورے طور پر سینہ صاف نہیں ہوتا ہے ادعونی استجب لکم میں اللہ تعالیٰ نے قید نہیں لگائی کہ دشمن کے لئے دعا کرو تو قبول نہیں کروں گا بلکہ میرا تو یہ مذہب ہے کہ دشمن کے لئے دعا کرنا یہ بھی سنت نبوی ہے"

(ملفوظات جلد 3 ص 96)

ایک اور موقعہ پر فرمایا۔

"جو لوگ اس سلسلہ میں داخل ہوتے ہیں ان کو سب سے بڑا فائدہ تو یہ ہوتا ہے کہ میں ان کے لئے دعا کرتا ہوں۔ دعا ایسی چیز ہے کہ خشک لکڑی کو بھی سرسبز کر سکتی ہے اور مردہ کو زندہ کر سکتی ہے اس میں بڑی تاثیریں ہیں جہاں تک قضاء قدر کے سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے کوئی کیسا ہی معصیت میں غرق ہو دعا اس کو بچائے گی اللہ تعالیٰ اس کی دستگیری کرے گا اور وہ خود محسوس کرے گا کہ میں اب اور ہوں"

(ملفوظات جلد 5 ص 121)

پھر فرماتے ہیں۔

اللہ جل شانہ' نے جو دروازہ اپنی مخلوق کی بھلائی کے لئے کھولا ہے وہ ایک ہے یعنی دعا جب کوئی شخص بکاء وزاری سے اس دروازہ میں داخل ہوتا ہے تو وہ مولائے کریم اس کو پاکیزگی و طہارت کی چادر پہنا دیتا ہے اور اپنی عظمت کا غلبہ اس پر اس قدر کر دیتا ہے کہ بیجا کاموں اور ناکارہ حرکتوں سے وہ کوسوں دور بھاگ جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد 5 ص 438)

مقصد اعلیٰ

حضور کے دعا کی اہمیت و عظمت کے اس احساس اور قبولیت دعا کے اس یقین سے عملاً حضور کی زندگی معمور نظر آتی ہے۔

حضور خود اپنے ایک مکتوب میں فرماتے ہیں۔

"یہ عاجز اپنی زندگی کا مقصد اعلیٰ یہی سمجھتا ہے کہ اپنے لئے اور اپنے عزیزوں اور دوستوں کے لئے ایسی دعائیں کرنے کا وقت پاتا رہے کہ جو رب العرش تک پہنچ جائیں اور دل ہمیشہ تڑپتا ہے کہ ایسا وقت ہمیشہ میسر آجائے۔

(حیات احمد ص 50)

حضور کی خدمت میں سینکڑوں خطوط دعا کے لئے آتے جن میں احباب جماعت اور دیگر اپنی مختلف دینی و دنیوی مقاصد و مشکلات کے لئے حضور کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ایک دن مجلس میں حضور نے ان کے متعلق فرمایا۔

"جو خط آتا ہے میں اسے پڑھ کر اس وقت ہاتھ سے نہیں دیتا جب تک دعا نہ کر لوں کہ شاید موقع نہ ملے' یاد نہ رہے۔"

ایک مرتبہ ایک غیر احمدی دوست حضور کے زمانہ میں چند روز قادیان رہے آنے سے قبل تو ان کی نیت صاف نہ تھی مگر قادیان میں چند روز قیام سے ان پر اچھا اثر ہوا واپسی سے قبل انہوں نے حضور کی خدمت میں مکمل انکشاف صداقت کے لئے درخواست دعا کی۔ اس کے جواب میں حضور نے فرمایا۔

دعا تو میں ہندو کے لئے بھی کرتا ہوں مگر خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ امر مکروہ ہے کہ اس کا امتحان لیا جاوے میں دعا کروں گا آپ وقتاً فوقتاً یاد دلاتے رہیں اگر کچھ ظاہر ہوا تو اس سے بھی اطلاع دوں گا۔

پھر فرمایا

"موت حیات کا پتہ نہیں دو تین ہفتہ تک تو سچے تقویٰ سے دعائیں مانگو کہ الٰہی مجھے معلوم نہیں تو ہی حقیقت کو جانتا ہے مجھے اطلاع ہے اگر صادق ہے تو اس کے انکار سے ہلاک نہ ہو جاؤں اور اگر کاذب ہے تو اس کے اتباع سے بچا۔"

(سیرۃ مسیح موعود عرفانی صاحب ص 414)

لازمی دعائیں

ایک مرتبہ حضور نے فرمایا۔

میں التزاماً چند دعائیں ہر روز مانگتا ہوں کہ خدا مجھ سے وہ کام لے جس سے اس کی عزت و جلال ہو اور اپنی رضا کی پوری توفیق عطا کرے پھر اپنے گھر کے لوگوں کے لئے مانگتا ہوں کہ ان سے قرۃ العین عطا ہو اور اللہ تعالیٰ کی مرضیات کی راہ پر چلیں پھر اپنے بچوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ یہ سب دین کے خدام بنیں پھر اپنے مخلص دوستوں کے لئے نام بنام اور پھر ان سب کے لئے جو اس سلسلہ سے وابستہ ہیں خواہ ہم انہیں جانتے ہیں یا نہیں جانتے۔

(سیرۃ مسیح موعود عرفانی صاحب ص 340)

ایک مجلس میں حضور نے فرمایا۔

"ساری عقدہ کشائیاں دعا کے ساتھ ہو جاتی ہیں ہمارے ہاتھ میں بھی اگر کسی کی خیر خواہی ہے تو کیا ہے صرف ایک دعا کا آلہ ہی ہے جو خدا نے ہمیں دیا ہے کیا دوست کے لئے اور کیا دشمن کے لئے۔ ہم سیاہ کو سفید اور سفید کو سیاہ نہیں کر سکتے۔ ہمارے بس میں ایک ذرہ بھر بھی نہیں ہے مگر جو خدا ہمیں اپنے فضل سے عطا کر دے۔

(ملفوظات جلد 5 ص 171)

دعا کی طرف حضور کی رغبت کا جو عالم تھا اس کا اندازہ اس بات سے ہو سکتا ہے کہ جب حضور نے جلسہ اعظم مذاہب لاہور کے لئے مضمون لکھا جو اسلامی اصول کی فلاسفی کے نام سے کتابی صورت میں شائع شدہ ہے تو آپ نے مضمون لکھنے کے بعد فرمایا کہ میں نے اس مضمون کی سطر سطر پر دعا کی ہے اور واقعہ یہی ہے کہ اس مضمون کی سطر سطر آپ کی دعا کی قبولیت کی شاہد ہے یہ مضمون جہاں غیر مذاہب والوں پر دین کی فوقیت اور برتری کی حجت تمام کرتا ہے وہاں مومنوں کی تازگی' ایمان اور روحانی تربیت کا بہترین ذریعہ ہے۔

چند نشانات

غیر معمولی حالات میں قبولیت دعا کے نشانات سے حضور کا مبارک دور ہمیں بھرپور نظر آتا ہے ایسے نشانات حضور کی اپنی ذات کے متعلق بھی ہیں اہل و عیال کے متعلق بھی دوستوں کے متعلق دشمنوں کے متعلق بھی نظام قدرت اور صحیفہ عالم کے متعلق بھی اور اقوام عالم کی تاریخ کی رفتار کے متعلق بھی۔ ایسے نشانات جلالی بھی ہیں اور جمالی بھی قدرت اور رحمت اور قربت کے نشان بھی ہیں اور قہر اور خدائی غیوری کے نشان بھی۔ بطور نمونہ قبولیت دعا کے بعض نشان پیش ہیں۔

حضرت مسیح موعود تحریر فرماتے ہیں۔

"ایک مرتبہ میں سخت بیمار ہوا یہاں تک کہ تین مختلف وقتوں میں میرے وارثوں نے میرا آخری وقت سمجھ کر مسنون طریقہ پر مجھے تین مرتبہ سورہ یٰسین سنائی۔ جب تیسری مرتبہ سورہ یاسین سنائی گئی تو میں دیکھتا تھا کہ بعض عزیز میرے جواب وہ دنیا سے گزر بھی گئے دیواروں کے پیچھے بے اختیار روتے تھے۔ اور مجھے ایک قسم کا سخت قولنج تھا اور بار بار دمبدم حاجت ہو کر خون آتا تھا سولہ دن برابر ایسی حالت رہی اور اسی بیماری میں میرے ساتھ ایک اور شخص بیمار ہوا تھا وہ آٹھویں دن راہی ملک بقا ہو گیا حالانکہ اس کے مرض کی شدت ایسی نہ تھی جیسی میری۔ جب بیماری کو سولھواں دن چڑھا تو اس دن بکلی حالات یاس ظاہر ہو کر تیسری مرتبہ مجھے سورہ یاسین سنائی گئی اور تمام عزیزوں کے دل میں یہ پختہ یقین تھا کہ آج شام تک یہ قبر میں ہو گا تب ایسا ہوا کہ جس طرح خدا تعالیٰ نے مصائب سے نجات پانے کے لئے بعض اپنے نبیوں کو دعائیں سکھلائی تھیں مجھے بھی خدا نے الہام کر کے ایک سکھلائی اور وہ یہ ہے۔

سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم

اللھم صل علیٰ محمد وال محمد

اور میرے دل میں خدا تعالیٰ نے یہ الہام کیا کہ دریا کے پانی میں جس کے ساتھ ریت بھی ہو ہاتھ ڈال اور یہ کلمات طیبہ پڑھ اور اپنے سینہ اور پشت سینہ اور دونو ہاتھوں اور منہ پر اس کو پھیر کہ اس سے تو شفا پائے گا چنانچہ جلدی سے دریا کا پانی مع ریت منگوایا گیا اور میں نے اسی طرح عمل کرنا شروع کیا جیسا کہ مجھے تعلیم دی تھی اس وقت حالت یہ تھی کہ میرے ایک ایک بال سے آگ نکلتی تھی اور تمام بدن میں دردناک جلن تھی اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بے اختیار طبیعت اس بات کی طرف مائل تھی کہ اگر موت بھی ہو تو بہتر تا اس حالت سے نجات ہو مگر جب وہ عمل شروع کیا تو مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ ہر ایک دفعہ ان کلمات طیبہ کے پڑھنے اور پانی کو بدن پر پھیرنے سے یہی محسوس کرتا تھا کہ وہ آگ اندر سے نکلتی جاتی ہے اور بجائے اس کے ٹھنڈک اور آرام پیدا ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ ابھی پیالہ کا پانی ختم نہ ہوا تھا کہ میں نے دیکھا کہ بیماری بکلی مجھے چھوڑ گئی اور میں سولہ دن کے بعد رات کو تندرستی کے خواب سے سویا۔

(تذکرہ نیا ایڈیشن ص 33)

پیشگوئی مصلح موعود اور اس پیشگوئی کے مطابق مصلح موعود حضور کی قبولیت دعا کا ایک عظیم الشان نشان ہے۔ خود حضور نے اس کو دعا کا نتیجہ قرار دیا ہے حضور فرماتے ہیں۔

"یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشان آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جلّ شانہ نے (......) ظاہر فرمایا ہے اور در حقیقت یہ نشان ایک مردہ کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلیٰ و اولیٰ و اکمل و افضل و اتم ہے کیونکہ مردہ کے زندہ کرنے کی حقیقت یہی ہے کہ جناب الٰہی میں دعا کر کے ایک روح کو واپس منگوایا جاوے...... جس کے ثبوت میں معترضین کو بہت ی کلام ہے مگر اس جگہ بفضلہ تعالیٰ و احسانہ و بہ برکت حضرت خاتم الانبیاء ﷺ خداوند کریم نے اس عاجز کی دعا کو قبول کر کے ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا جس کی ظاہری اور باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی سو اگرچہ بظاہر یہ نشان احیاء موتیٰ کے برابر معلوم ہوتا ہے مگر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ یہ نشان مردوں کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ بہتر ہے مردوں کی روح ہی دعا سے واپس آتی ہے اور اس جگہ بھی دعا سے ایک روح ہی منگائی گئی ہے مگر ان روحوں اور اس روح میں لاکھوں کوسوں کا فرق ہے۔"

(تذکرہ ص ۱۴۵)

بشارات

قبولیت دعا کے ان عظیم الشان نشانوں کے ساتھ ساتھ رب العرش کی طرف سے بار بار حضور کو دعاؤں کی قبولیت کی بشارات بھی الہام کے ذریعہ عطا ہوتی رہتی تھیں۔ چنانچہ قبولیت دعا کی بشارت کا الہام متعدد بار آپ کو ہوا۔ ایک مرتبہ حضور کو ایک موقعہ پر فارسی زبان میں یہ الہام ہوا (-) دیکھ میں تیری دعاؤں کو کیسے جلد قبول کرتا ہوں۔ اسی طرح دعاؤکَ مستجاب کا الہام بھی متعدد مرتبہ آپ کو ہوا۔ ایک موقعہ پر آپ کو یہ بشارت بھی دی گئی۔

چل رہی ہے نسیم رحمت کی
جو دعا کیجئے قبول ہے آج

حضرت مسیح موعود کو بے شمار مواقع پر الہاماً دعائیں سکھلائی بھی گئیں چنانچہ حضور اپنی ایک معروف الہامی دعا کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"رات کو میری ایسی حالت تھی کہ اگر خدا کی وحی نہ ہوتی تو میرے اس خیال میں کوئی شک نہ تھا کہ میرا آخری وقت ہے اسی حالت میں میری آنکھ لگ گئی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک جگہ پر میں ہوں اور وہ کوچہ سربستہ سا معلوم ہوتا ہے کہ تین بھینسے آئے ہیں ایک ان میں سے میری طرف آیا تو میں نے اسے مار کر ہٹا دیا پھر دوسرا آیا تو اسے بھی ہٹا دیا پھر تیسرا آیا اور وہ ایسا پر زور معلوم ہوتا تھا کہ میں نے خیال کیا کہ اب اس سے مفر نہیں ہے خدا تعالیٰ کی قدرت کہ مجھے اندیشہ ہوا تو اس نے اپنا منہ ایک طرف پھیر لیا میں نے اس وقت یہ غنیمت سمجھا کہ اس کے ساتھ رگڑ کر نکل جاؤں میں وہاں سے بھاگا اور بھاگتے ہوئے خیال آیا کہ وہ بھی میرے پیچھے بھاگے گا مگر میں نے پھر کر نہ دیکھا اسی وقت خواب میں خدا تعالیٰ کی طرف سے میرے پر مندرجہ ذیل دعا القا کی گئی رب کل شی ء خادمک رب فاحفظنی و انصرنی وارحمنی

اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ اسم اعظم ہے اور یہ وہ کلمات ہیں کہ جو اسے پڑھے گا ہر ایک آفت سے اسے نجات ہوگی"

اسی طرح فرماتے ہیں۔

پہلے اس سے چند مرتبہ الہامی طور پر خدا تعالیٰ نے اس عاجز کی زبان پر یہ دعا جاری کی تھی کہ (-) اے میرے رب مجھے ایسا مبارک کر کہ ہر جگہ کہ میں بود و باش کروں برکت میرے ساتھ رہے پھر خدا نے اپنے لطف و احسان سے وہی دعا کہ جو آپ ہی فرمائی تھی قبول فرمائی اور یہ عجیب بندہ نوازی ہے کہ اول آپ ہی الہامی طور پر زبان پر سوال جاری کرنا اور پھر یہ کہنا کہ تیرا سوال منظور کیا گیا ہے۔ (تذکرہ ص 99)

حضرت مسیح موعود اگرچہ اپنی ذات اور اہل و عیال اور دوستوں اور دشمنوں سب کے لئے ہر قسم کی خیر و برکت کے لئے دعائیں لگے رہتے تھے مگر یہ سب دعائیں حضور کے لئے ضمنی اور طفیلی حیثیت رکھتی تھیں آپ کی دعاؤں کا مرکزی اور محوری نقطہ اور آپ کی تضرعات کا حقیقی سوز اور جوش صرف اپنے معشوق و محبوب اپنے آقا و مولیٰ ﷺ فداہ نفسی کے درجات عالیہ کی سرفرازی اور آپ پر درود و سلام کے لئے' اور آپ کے لائے ہیں دین کی فتح و غلبہ کے لئے تھا۔

آنحضرت ﷺ فداہ نفسی پر درود و سلام بھیجنے میں حضرت مسیح موعود کو جو استغراق تھا اس کی ایک مثال حضور کی اس تحریر میں بیان ہے حضور فرماتے ہیں۔

اس مقام میں مجھ کو یاد آیا کہ ایک رات اس عاجز نے اس کثرت سے درود شریف پڑھا کہ دل و جان اس سے معطر ہو گیا اسی رات خواب میں دیکھا کہ آب زلال کی شکل پر نور کی مشکیں اس عاجز کے مکان میں لئے آتے ہیں اور ایک نے ان میں سے کہا کہ یہ وہی برکات ہیں جو تو نے محمد کی طرف بھیجے تھے ﷺ۔

(براہین احمدیہ حصہ چہارم)

دعا کی قبولیت اور اس کی عظیم الشان تاثیرات کے ثبوت کے لئے حضرت مسیح موعود نے جو دلائل بیان فرمائے ہیں ان میں حضور نے اپنی دعاؤں کو بطور تحدی بھی پیش کیا ہے اور اپنے رسالہ برکات الدعا میں جو سر سید احمد خان صاحب کے انکار تاثیر دعا کے رد میں لکھا گیا تھا مضبوط عقلی و نقلی و دلائل سے دعا کی قوی تاثیرات کو ثابت فرمایا ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

یہ بات ارباب کشف و کمال کے نزدیک بڑے بڑے تجارب سے ثابت ہو چکی ہے کہ کامل کی دعا میں ایک قوت تکوین پیدا ہو جاتی ہے یعنی باذنہٖ تعالیٰ وہ عالم سفلی اور علوی میں تصرف کرتی ہے اور عناصر اور اجرام فلکی اور انسانوں کے دلوں کو اس طرف لے آتی ہے جو طرف مؤید مطلوب ہے خدا تعالیٰ کی پاک کتابوں میں اس کی نظیریں کچھ کم نہیں ہیں۔ بلکہ اعجاز کی بعض اقسام کی حقیقت بھی دراصل استجابت دعا ہی ہے۔ اور جس قدر ہزاروں معجزات انبیاء سے ظہور میں آئے ہیں یا جو کچھ اولیاء ان دنوں تک عجائب کرامات دکھلاتے رہے اس کا اصل اور منبع یہی دعاء ہے۔ اور اکثر دعاؤں کے اثر سے ہی طرح طرح کے خوارق قدرت قادر کا تماشا دکھلا رہے ہیں۔ وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گزرا کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے اور آنکھوں کے اندھے بینا ہو گئے اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے اور دنیا میں ایک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی دعائیں ہی تھیں جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس امی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں (-) اور میں ذاتی تجربہ سے بھی دیکھ رہا ہوں کہ دعاؤں کی تاثیر آب و آتش کی تاثیر سے بڑھ کر ہے بلکہ اسباب طبعیہ کے سلسلہ میں کوئی چیز ایسی عظیم التاثیر نہیں جیسی کہ دعا ہے۔

(برکات الدعاء)

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

خدا کی مشیت ہی آخر دنیا میں غالب آتی ہے

فرماتا ہے۔ آسمان اور زمین میں ایک ایسا قانون جاری ہے کہ جس کی فرمانبرداری سے کوئی شخص اپنے آپ کو آزاد نہیں کر سکتا۔ مثلاً دیکھو خدا تعالیٰ نے زبان بنائی ہے۔ اب ایک طرف تو انسان کو اتنی آزادی حاصل ہے کہ وہ اس زبان سے اگر چاہے تو خدا تعالیٰ کو بھی گالیاں دے لے۔ لیکن دوسری طرف اگر اس زبان کے سامنے دنیا کے تمام بادشاہ' وزراء علماء اور فقہاء ہاتھ جوڑ کر کھڑے ہو جائیں کہ میٹھے کو کھٹا چکھ یا کھٹے کو کڑوا چکھ تو وہ ایسا کبھی نہیں کرے گی۔ وہ میٹھے کو میٹھا ہی چکھے گی۔ اور کھٹے کو کھٹا ہی چکھے گی۔ گویا ایک طرف تو اللہ تعالیٰ نے انسان کو اتنی آزادی دی ہے کہ اگر وہ چاہے تو خدا تعالیٰ کو بھی برا بھلا کہہ لے۔ اور دوسری طرف اس میں اتنی طاقت بھی نہیں رکھی کہ وہ میٹھے کو کڑوا چکھے۔ یا کڑوے کو میٹھا چکھے۔ اور اگر کسی جگہ اس میں تبدیلی بھی نظر آتی ہے تو وہ بھی خدا تعالیٰ کے قانون کے ماتحت ہی ہوتی ہے۔ مثلاً اگر کسی کا جگر خراب ہے تو اسے میٹھی چیز کڑوی لگتی ہے یا بعض خرابیوں کی وجہ سے نمک تیز محسوس ہونے لگتا ہے یا میٹھی چیز میں مٹھاس کم معلوم ہوتی ہے۔ یا پھیکی چیز کڑوی معلوم ہوتی ہے مگر یہ تبدیلی بھی خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ قانون کے ماتحت ہی ہوتی ہے ورنہ جن چیزوں پر انسان کو اختیار حاصل نہیں۔ ان میں اس کی کوئی کوشش کامیاب نہیں ہو سکتی۔ مثلاً تمہاری انگلی ہے۔ اگر تم اسے کسی سوئی کے ناکہ میں ڈالنے کی کوشش کرو تو اس کو ناکہ میں نہیں ڈال سکتے خواہ کوئی جرنیل ہو۔ نواب ہو۔ بادشاہ ہو۔ دنیا کی بڑی سے بڑی حکومت اس کے پاس ہو۔ وہ اپنی انگلی سوئی کے ناکہ میں نہیں ڈال سکتا۔ یا مثلاً آواز ہے اگر تمہیں کسی عزیز کی آواز آ رہی ہو۔ تو تم اگر چاہو بھی تو اسے کسی دوسرے شخص کی آواز نہیں بنا سکتے۔ کسی کے ہاں بدصورت لڑکا پیدا ہو تو اگر وہ چاہے کہ وہ خوبصورت ہو جائے تو وہ اسے خوبصورت نہیں بنا سکتا۔ کسی کے لڑکے کا قد چھوٹا ہو تو اس کے پاس کوئی ایسا ذریعہ نہیں کہ وہ اس کے قد کو لمبا کر دے۔ یا مثلاً خدا تعالیٰ نے آنکھ دیکھنے کے لئے بنائی ہے۔ تو آنکھ ہمیشہ سرخ کو سرخ اور زرد کو زرد دیکھے گی یہ کبھی نہیں ہوگا کہ وہ سرخ کو زرد دیکھنا چاہے تو وہ زرد دیکھنے لگ جائے اور زرد کو سرخ دیکھنا چاہے تو سرخ دیکھنے لگ جائے۔ گویا ایک قانون ہے جس کی اطاعت سے کوئی شخص باہر نہیں نکل سکتا۔ اسی طرح سورج کیا اور چاند کیا اور ستارے کیا اور پہاڑ کیا اور درخت کیا اور چوپائے کیا سب ایک خاص نظام کے ماتحت کام کر رہے ہیں۔ اور ہر ایک اپنی اپنی ڈیوٹی ادا کر رہا ہے۔ پھر تم ان چیزوں کو خدا کس طرح قرار دیتے ہو۔ یہ چیزیں تو خود تمہارے سامنے ایک خدمت گار کے طور پر کھڑی ہیں مگر تم ایسے احمق ہو کہ انہی کے آگے ہاتھ جوڑ کر کھڑے ہو جاتے ہو اور اس طرح اپنے آپ کو ذلیل کرتے ہو۔ اس نظام کائنات کی طرف اس (-) میں اشارہ کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ کائنات پر غور کرنے سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ تمام کائنات قانون قدرت کے تابع ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی فرمانبردار ہے۔ اور اکثر انسان بھی قانون قدرت کے تابع ہیں اس (-) میں یہ نہیں کہا گیا کہ بعض انسان قانون قدرت سے آزاد ہیں بلکہ یہ کہا گیا ہے کہ بعض انسان قانون قدرت کو توڑنے کی بھی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ جیسے بد پرہیزی کے ذریعہ۔ اور ان لوگوں میں سے اکثر پر عذاب آ جاتا ہے۔ جو قانون قدرت کے اٹل ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ اور ثابت ہو جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ کے قانون کو توڑنے سے کوئی شخص عزت نہیں پا سکتا اور اسی کی مشیت آخر دنیا میں غالب آتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ریاض محمود باجوہ صاحب

شذرات

اخبارات ورسائل کے مفیداور فکرانگیزاقتباسات

لیبل لگانے سے کچھ نہیں ہوسکتا

ڈاکٹراحسان الحق صاحب لکھتے ہیں۔

ہمیں یہ گمان ہے کہ ہم مسلمان ہیں اور ہمارے نام بھی مسلمانوں جیسے ہی ہیں لیکن کیا ہمیں یہ معلوم ہے کہ مسلمان ہونا کیا ہوتا ہے؟......لفظ مسلمان یا مسلم کامصدر اسلام ہے اور اسلام کے معنی ہیں فرمانبرداری کرنا' اطاعت کرنا.......

گیدڑ کے گلے میں ایک تختی لٹکادیں جس پر شیر لکھاہوتوکیاوہ محض اس تختی کے لکھے ہوئے کی بناپر شیر تسلیم کرلیا جائے گا؟ گدھے کے ماتھے پر ایک لیبل چپکادیں جس پر "ہاتھی" تحریر کیا ہوا ہوتوکیادیکھنے والے گدھے کوہاتھی تسلیم کرلیں گے؟ جب ان دونوں سوالوں کا جواب نفی میں ہے تو ہمارا...... خوداپنے آپ سے اور آپ سے بھی یہی سوال ہے کہ کیاہم محض مسلمانوں کا سانام رکھ لینے سے مسلمان بن سکتے ہیں؟ نہیں بن سکتے۔ ہرگز نہیں بن سکتے...... جب یہ صورت حال ہے کہ محض لیبل لگانے سے کچھ نہیں ہوسکتاتو پھرہم یہ دھوکہ دہی کاکاروبار کس لئے کررہے ہیں کیوں کررہے ہیں؟ کیاہم اپنے آپ کودھوکہ دے رہے ہیں؟ یقیناً اپنے آپ ہی کودھوکہ دے رہے ہیں کیونکہ دھوکہ دہی کا سب سے آسان کام یہی ہے کہ اپنے آپ کو دھوکہ دیا جائے اس لئے کہ اپنے آپ سے باہر...... کوئی دوسرا دھوکہ کھانے کو تیار نہیں ہوتا۔ الاّیہ کہ بہت ہی احمق نہ ہواور اگر ہم اپنے دھوکہ دہی کے عمل سے یہ گمان کئے ہوئے ہوں کہ اپنے خالق ومالک کو دھوکہ دے لیں گے تو ہم سے بڑااحمق دنیامیں کوئی ہوہی نہیں سکتا۔

مسلمان یااسلام توہروقت اللہ کے حضورہاتھ باندھ کر' نظریں جھکاکرکھڑے رہنے کانام ہے۔ ہروقت حالت رکوع میں رہنے کانام ہے۔ صبح سے شام تک' سونے سے جاگنے تک سجدے میں رہنے والی کیفیت کانام ہے۔

اوربقول اقبال۔

یہ شہادت گہِ الفت میں قدم رکھنا ہے
لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلمان ہونا

شہادت گاہ الفت میں قدم رکھناتوبہت دورکی بات ہے اس لئے کہ یہ توایمان کی معراج ہے۔ الفت یامحبت کامحض دم ہی بھرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ محبوب نظروں کے سامنے ہو۔ آنکھوں میں اس کی تصویر بجی ہوئی ہو۔ دل اس کی چاہت سے معمور ہو۔ سانسیں اس کی خوشبو سے مہکی ہوئی ہوں اور ہمارایہ حال ہے کہ ہمیں اللہ کے وجود ہی پر شبہ ہے۔ جب ہمیں اس کے ہونے ہی پریقین نہیں ہے تو اسے چاہنے یا اس سے ڈرنے کامقام کہاں آتاہے۔ ڈرا یا چاہاتو اس کو جاتاہے جوہو......اور جب ہمیں اس کے ہونے ہی کا یقین نہیں ہے تو اس سے محبت یا خوف کہاں ہوگا۔

ہم خوداپنی آنکھوں سے تو اللہ کو کیا دیکھتے کہ اندھوں کو دکھائی نہیں دیاکرتالیکن افسوس کہ ہم نے اس کی آنکھوں سے بھی نہ دیکھاکہ جس کے کہے ہوئے کی صداقت اور سچائی کااس کے بدترین دشمن بھی اعتراف کرتے تھے۔

ہم صرف اندھے ہی نہیں انتہاکے بےوقوف اور احمق بھی ہیں۔ اندھااگر احمق اور بےوقوف نہ ہوتووہ اپنی محرومیوں کاازالہ اپنے اردگرد کے دیکھ سکنے والے ہمدردوں کے سمجھانے بجھانے اور راہ بتلانے سے کرلیتا ہے لیکن ہم ایسے اندھے ہیں کہ اپنے سب سے بڑے راہنما کے سمجھانے کوبھی خاطرمیں نہیں لاتے۔ ہم دنیا کی بدترین مخلوق ہیں کہ ایک شخص کو رہبرو راہنما بھی کہتے ہیں لیکن اس سے راہنمائی حاصل نہیں کرتے۔ اندھے تو ہیں لیکن اپنے اندھے پن کااقرار نہیں کرتے۔

ہمیں یہ دعویٰ ہے کہ ہم مسلمان ہیں لیکن یہ معلوم نہیں کہ مسلمان ہوتاکیاہے؟ مسلمانی کسے کہتے ہیں؟ صرف یہی نہیں کہ ہمیں معلوم نہیں کہ مسلمان کسے کہتے ہیں بلکہ یہ بھی کہ ہمیں اس کے معلوم کرنے کی نہ خواہش ہے نہ آرزو۔

ہم دوسروں کومادہ پرست کہتے ہیں جبکہ ہم دنیا کے سب سے بڑے مادہ پرست ہیں۔ ہم دوسروں کو کافرہونے کا طعنہ دیتے ہیں لیکن سب سے بڑے کافرہم خودہیں۔ وہ جو کھلے کھلے کافرہیں ان کے اعمال وافعال میں آپ کوبہت سی مسلمانی والی باتیں نظرآجائیں گی۔ یہ ایسی باتیں ہیں جن کی اچھائی کوانہوں نے تجربے سے جاناہے اور تجربے سے جاننے پہچاننے کے بعدان کافروں نے ان باتوں کواپنالیاہے لیکن ہم ایسے مسلمان ہیں کہ تجربے سے اچھی ثابت ہوجانے والی اسلامی باتوں کوبھی قبول کرنے پر آمادہ نہیں ہیں ہم دوسروں کومنافق کہتے ہیں لیکن حالت یہ ہے کہ سب سے بڑے منافق ہم خودہیں۔

ہم آزمائش سے دوچارہیں۔ حالت جنگ میں ہیں۔ کفایت شعاری سادگی اور فضولیات سے پرہیزکی جتنی ضرورت ہمیں آج ہے پہلے کبھی نہ تھی اور اس ابتلا کے عالم میں جب ہم....... سادگی کے موضوع پر گفتگو کرتے ہیں تو اس سادگی سے کہ ہم نے سوٹ پہن رکھاتھاٹائی کا پھندا ہمارے گلے کو گھونٹے ہوئے ہوتا ہے۔ شاہانہ کرسی پرہم متمکن ہوتے ہیں جوسونے کے رنگ کی پالش سے دمک رہی ہوتی ہے۔ ہمارے پاؤں کے نیچے قالین ہوتے ہیں۔ پس منظرمیں ریشمی پردے سرسراتے نظرآتے ہیں۔ سامنے لمبی میزپر محض آرائش کے لئے جھم جھماتے ملائم ریشمی خوش رنگ کپڑے کے کئی تھان بیل بوٹوں کے انداز میں پھیلے ہوئے ہوتے ہیں۔ اتنے تھان کہ جن سے دوچارنادار لڑکیوں کے جہیزکے کپڑے تیارہوسکیں۔

ہم یہ سب کچھ کررہے ہوتے ہیں اور پھربھی یہ سمجھتے ہیں کہ ہم منافق نہیں ہیں سچے مسلمان ہیں۔

مسلمان ہوناتوبہت دورکی بات ہے ہم تو انسان بھی نہیں ہیں۔

ہم میں میمن بھی ہیں' چھٹے بھی ہیں خان بھی ہیں
دیکھ کے بتلاؤ ذرا مجھ کو کہ۔ انسان بھی ہیں

(ہفت روزہ "زندگی" لاہور 7 تا 13۔جون 98ء ص 48)

آگ برسانے کو ہے

"شاعرلاہور" جناب محترم ثاقب زیروی صاحب ایڈیٹر ہفت روزہ رسالہ "لاہور" موجودہ معاشرتی خلفشاراورانارکی سے متاثرہو کراپنے جذبات کااظہار مذکورہ بالاعنوان کے تحت یوں فرماتے ہیں:-

نیکوکاری کی ضمانت پر ملا تھا جو چمن
وہ سیہ کاری کی صرصر سے بکھرجانے کو ہے
"آنکھ کے پانی سے یارو کچھ کرو اس کا علاج
آسماں اے غافلو! اب آگ برسانے کو ہے"

(ہفت روزہ لاہور" 14۔نومبر 1998ء ص 4)

گاجر کے غیر معمولی فوائد

گاجر میں بیٹاکیروٹین پائی جاتی ہے جو اینٹی اوکسی ڈینٹ ہے یعنی سرخ خون کی رگوں میں تھکے نہیں بننے دیتی۔ گاجر امراض' قلب' سرطان اور نزلے زکام کے انفیکشن کو روکتی ہے' آنکھوں کوتقویت دیتی ہے.......گاجرخون کے زہرکوخارج کرتی ہے' مٹاپے کوکم کرتی ہے' ہائی بلڈ پریشرکوکم کرتی ہے' قبض کو دورکرتی ہے۔ نزلے زکام کو روکتی ہے' اس لئے دمے کے لئے بھی مفید ہے۔ اعصاب کی کمزوری کو دورکرتی ہے۔ گردوں اور مثانے کی سوجن اور قولنج جس میں بڑی آنت میں سوجن ہوتی ہے' دونوں کے لئے مفید ہے۔ بینائی کوبہتربناتی ہے' بالوں اور ناخنوں کو صحت مند رکھتی ہے۔ جسم میں فالتوپانی کے جمع ہونے سے استسقا(اوڈیما) کی تکلیف پیداہوتی ہے اس کو درست کرتی ہے۔ پیشاب کے درد سے آنے اور حیض کی کمی کے لئے مفید ہے۔ جلد کے خشک ہوجانے اوراس پر کھرنڈ' بننے کی اصلاح کرتی ہے۔

گاجرکارس' بندگوبھی کے بعدمعدے کے السر کوآرام پہنچانے کادوسرابڑاذریعہ ہے۔ نیزیہ رس دودھ پلانے والی ماؤں میں بہترکوالٹی کا دودھ پیداکرتاہے۔ چوں کہ گاجرکابیٹاکیروٹین جسم کے اندرحیاتین الف میں منتقل ہوجاتاہے' اس لئے وہ آنکھوں' گلے اورٹانسل۔ انفیکشن کوروکتاہے......

☆ سب سے زیادہ فائدہ گاجرکوکچاکھانے میں ہے۔ اس صورت میں آپ کو ریشہ (فائبر) حاصل ہوتاہے جو کولون(بڑی آنت) کی صحت کے لئے مفیدہے اور قبض کودورکرتاہے۔

☆ روزانہ ایک گلاس گاجرکارس فرحت اور تقویت پہنچاتاہے اور اعصابی کمزوری کو رفع کرتاہے۔

☆ ٹماٹروں اورمٹروں کے ساتھ گاجرکی بھجیا مزے دارپکوان ہے جوپاکستان میں عام ہے۔

(ماہنامہ "ہمدردصحت" کراچی نومبر98ء ص 11)

نافرمانیوں کی سزا

جناب افتخاریوسف زئی صاحب بسلسلہ "سورہ انعام" تحریرکرتے ہیں۔ "اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"اور جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا' ان کی نافرمانیوں کے سبب انہیں عذاب ہوگا۔"

اب ذرااپنی طرف متوجہ ہوں کیاہم اللہ کی آیتوں کو جھٹلانہیں رہے اور کیاہم ان پرپوری طرح عمل کررہے ہیں؟ کفارتوکسی آیت کومانتے ہی نہیں اور ہم ان پر ایمان لائے ہیں لیکن عملی طورسے ان سے انکاری ہیں توخودہی فیصلہ کریں ہم زیادہ قابل گرفت ہیں یا غیرمسلم؟ ہماری ان ہی نافرمانیوں کے سبب ہم پرعذاب الٰہی مسلط ہو رہاہے۔

کہیں ناحق قتل وغارت ہے' کہیں خواتین کی آبروریزی ہے' کہیں بچے اغواہورہے ہیں اور کہیں مکانوں' کھلیانوں کو نذرآتش کیاجارہا ہے۔ یعنی ہرچہارسوظلم وستم کی آندھیاں چل رہی ہیں اور پھرہم بھی انہیں اپنی کرنی کانتیجہ قرارنہیں دیتے۔ خداکاعذاب ہم پاکستانیوں پر اور کل مسلمانوں پرجاری وساری ہوچکاہے۔ مختلف شکلوں میں' مختلف حالتوں میں' لیکن ہم انہیں تسلیم نہیں کرتے اس سے خوف زدہ نہیں ہیں۔ ہم اس سب کچھ کاذمے داریہودونصاریٰ اور ہنودکو ٹھہراتے ہیں' بے شک وہ ہیں' لیکن ذراغورکریں یہ قتل وغارت' یہ لوٹ مار' یہ اجتماعی آبروریزی' کیاوہ لوگ خودیہاں آکر ہمارے ملک میں کررہے ہیں۔ غورطلب بات یہ ہے کہ یہاں کرنے والے کون ہیں۔ ظاہرہے کہ یہ ہم میں سے ہی ہیں جوچند ٹکوں کی خاطربک رہے ہیں۔ اگرہم حکم خدااوررسول پاکؐ کے فرمان پرعمل کریں تو یہاں پرہی چند دنوں میں امن وسکون پیداہوسکتاہے۔ لیکن وائے بےنصیبی کہ ہم نے مادی چیزوں اورناپائیدارزندگی کو اپنایا۔ انہیں اپنامطح زیست ٹھہرایا۔ نتیجہ میں کل عالم میں ذلیل وخوارپھررہے ہیں۔ غیرمسلموں

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماھین عثمانی صاحبہ

ڈاکٹر سلام کی یاد میں ٹکٹ کا اجراء

انگریزی ہفت روزہ دی ریویو کے 26 نومبر تا 2 دسمبر 1998ء کے شمارہ میں ماہین عثمانی لکھتی ہیں۔

تقریباً دو دہائیوں تک پروفیسر عبدالسلام کو بھلائے رکھنے کے بعد حکومت پاکستان نے یکایک ان کی یاد کو دوبارہ تازہ کرنے کے لئے ان کے نام پر دو روپے کا یادگاری ڈاک ٹکٹ جاری کیا ہے۔ آپ پاکستان کے واحد نوبل انعام حاصل کرنے والے فرد تھے۔

اس کے بعد لاہور میں ان کی یاد میں ایک میٹنگ منعقد کی گئی تاکہ اس سائنس دان کی دوسری برسی منائی جائے۔

ڈاکٹر سلام نے 1979ء میں فزکس میں نوبل انعام حاصل کیا تھا۔ انہوں نے الیکٹرو میگنیٹک طاقتوں کی کمزور نیوکلیر فورس کے ساتھ وحدت کی پیش گوئی کی تھی۔ لیکن دوسرے ملکوں کے معمول کی طرح اس عظیم انسان کی عزت افزائی کرنے اور ان کے اعزاز میں کچھ کرنے کی بجائے حکومت وقت نے انہیں مجبور کیا کہ وہ ٹریسٹ (اٹلی) میں جلاوطنی کی زندگی بسر کریں۔

پچھلے سال ان کی پہلی برسی کے موقع پر انٹرنیشنل سنٹر آف تھیوریٹیکل فزکس ٹریسٹ (اٹلی) (جس کو سلام نے قائم کیا تھا اور جس کی تمام عمر رہنمائی کی تھی) کے موجودہ ڈائریکٹر نے کہا۔ "آیئے ہم سب ان کی یاد میں ان کی عزت افزائی کرتے ہوئے اس ادارے کا نام اب دی عبدالسلام انٹرنیشنل سنٹر فار تھیوریٹیکل فزکس رکھیں جس کے لئے انہوں نے اپنا انتا قیمتی وقت اور اپنی طاقتوں کو وقف رکھا۔ اس ادارے اور اس عظیم انسان کے لئے یہ کام کرنا بہت مناسب ہوگا۔

پروفیسر ہود بھائی جن کا تعلق قائد اعظم یونیورسٹی کے فزکس ڈیپارٹمنٹ سے ہے نے چند سال پہلے ایک واقعہ کے متعلق بتایا جو انہوں نے ٹریسٹ میں ہونے والی ایک تقریب کے دوران دیکھا۔ ہود بھائی ایک لائن میں کھڑے تھے تاکہ وہ ڈاکٹر سلام سے کچھ دیر گفتگو کر سکیں۔ ڈاکٹر سلام اپنی بیماری کی وجہ سے صرف وہیل چیئر تک محدود ہو کر رہ گئے تھے۔ ہود بھائی نے ایک نوجوان پاکستانی طالب علم کو دیکھا جو بڑے ذوق و شوق سے آگے بڑھا۔ اس طالب علم نے ڈاکٹر سلام سے کہا کہ ان سے ملاقات اس کے لئے ایک عزت افزائی ہے اور اس نے کہا کہ پاکستان کو ان پر فخر ہے یہ چند معمول کے الفاظ تھے۔ لیکن بیمار پروفیسر عبدالسلام اپنے جذبات کو چھپا نہ سکے اور انہوں نے بے اختیار رونا شروع کر دیا۔ جلاوطنی کی زندگی گزارنے والی اس عظیم ہستی کو کتنا دکھ ہوا ہوگا۔ کیونکہ اس مسلسل ایذا رسانی اور اس کا نام تک بھی سرکاری ذرائع ابلاغ سے مٹا دینے کا دکھ اسے ہی معلوم تھا۔

وہ پاکستان کے لئے بہت کچھ کر سکتے تھے۔ لیکن ہم نے اس بات کی کبھی پرواہ نہ کی۔ ان کی جلاوطنی پر تھوڑا بہت احتجاج ہوا لیکن جلد ہی اس کا بھی گلا گھونٹ دیا گیا۔ اور ان کو اس طرح پاکستانی یادوں سے مٹانے کا کام اس لئے کیا گیا کہ وہ احمدیہ جماعت سے تعلق رکھتے تھے۔ اور یہ بات اس وقت کے ڈکٹیٹر حاکم جنرل اور اس کے گرد جمع لوگوں کو ہضم نہیں ہو سکتی تھی۔

کہا جاتا ہے کہ کسی ملک کے لوگوں کو اسی قسم کی حکومت ملتی ہے جس کے وہ سزاوار ہوتے ہیں۔ اسی اصول کے مطابق ہم سب لوگوں کو اس جرم کے برابر کے حصہ دار ہونے پر شرمندہ ہونا چاہئے کہ ہم سب نے محب وطن ڈاکٹر سلام کو علیحدگی کی موت مرنے کے لئے انہیں جلاوطنی پر مجبور کیا۔

لیکن اپنی زندگی کے آخری لمحات میں بھی انہوں نے اس بات کو ترجیح دی کہ انہیں کسی غیر ملک میں، جہاں انہیں زندگی گزارنے پر مجبور کیا گیا، دفن کرنے کی بجائے اپنے وطن میں دفن کیا جائے۔

بقیہ صفحہ 5

نے ہمیں عبرت کا سامان بنا رکھا ہے........ اللہ اپنے پیارے رسول ﷺ سے کہتا ہے۔

"کہہ دو کہ وہ اس پر بھی قدرت رکھتا ہے کہ تم پر اوپر کی طرف سے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے عذاب بھیجے یا تمہیں فرقہ فرقہ کردے اور ایک دوسرے سے لڑا کر آپس کی لڑائی کا مزا چکھا دے۔ دیکھو ہم اپنی آیتوں کو کس طرح بیان کرتے ہیں تاکہ یہ لوگ سمجھیں۔"

ماضی کی تاریخ اٹھا کر دیکھیں۔ کہیں قوموں کو اوپر سے پتھر برسا کر سنگسار کیا گیا اور کبھی طوفان نوح میں غرق کر دیا گیا۔ وہ اس پر بھی قادر ہے کہ ہمیں اپنی کرنیوں کی سزا میں فرقہ فرقہ کردے اور ایک دوسرے سے لڑا کر آپس کی لڑائی کی تباہی کا مزا چکھا دے۔ اور وہ جگہ جگہ فرقہ بندی کے ذریعہ آج بھی ہمیں باہم لڑا رہا ہے۔ تباہ و برباد کر رہا ہے۔ دینی فرقہ پرستی ہو 'یا سیاسی' ملک میں ہر جا فرقے بنے ہوئے ہیں۔ خرچ اخراجات کے لئے دشمنان ملک و قوم خود آملتے ہیں۔ بس جھنڈا اٹھایا' جماعتی نعرے لگائے' مخالفین کے خلاف آتشیں تقریریں کیں' مرے تو دوسروں کے مرے اپنا حلوہ مانڈا چلتا رہا۔

(پندرہ روزہ "المنبر" فیصل آباد 24۔ اگست تا 7 ستمبر 1998ء ص 24۔25)

خون کا عطیہ دیکر دکھی انسانیت کی خدمت کیجئے

محمد ہادی صاحب

SPACE TRAVEL خلائی سفر

انسان کی دیرینہ خواہش اور کوشش تھی کہ وہ زمین کی فضا سے اوپر خلا میں سفر کرے اور بلندیوں کا سراغ لگا کر اپنا تجسس دور کرے۔ انسان کا خلائی سفر کا یہ خیال کچھ عرصہ پیشتر ایک حقیقت بن چکا ہے۔

زمین کی کشش ثقل سے باہر نکلنے کی غرض سے جدید راکٹ ایجاد کئے گئے۔ خلا کی تحقیق کے لئے یہ راکٹ استعمال کئے گئے اور مصنوعی سیٹلائٹ زمین کے گرد دائرہ (Orbit) میں چھوڑے گئے۔ سپٹنک (Sputnik 1) یو ایس ایس آر نے 1957ء میں چھوڑا۔ خلا میں پرواز کرنے والی یہ پہلی مشین تھی۔ بعد ازیں مختلف تحقیقاتی پروازیں خلا کی جانب اس لئے چھوڑی گئیں کہ سورج اور سیاروں کی معلومات حاصل ہو سکیں اور زمین کے اردگرد کے فضائی اور خلائی ماحول کا جائزہ لیا جا سکے نیز زمین کے اوپر کی فضا میں موسموں کے تغیرات کا اندازہ لگایا جا سکے جو بحری اور ہوائی سفر کی رہنمائی میں مددگار ثابت ہوں۔

ٹیل سٹار-1 (Telstar 1) باہمی رابطہ کا سیٹلائٹ تھا جو 1962ء میں چھوڑا گیا۔ اس سے یورپ اور امریکہ کے درمیان ٹیلی ویژن کا رابطہ ممکن ہوا۔ آج کل انٹل سیٹ (Intelsat) سیٹلائٹ ساری دنیا میں پیغام رسانی کا ذریعہ ہیں۔

1961ء میں سوویٹ یونین کے یوری گیگارن (Yuri Gagarin) نے ایک خلائی پرواز تیار کی۔ اس نے زمین کے گرد ایک دائرہ مقرر کیا جان گلین (John Glenn) پہلا امریکن تھا جس کو اس مشینی پرواز میں بٹھایا گیا۔ اس پرواز نے زمین کے گرد چکر لگایا۔ اس کامیاب تجربہ کے بعد سوویٹ یونین نے چاند کا مطالعہ شروع کیا اور مختلف خلائی گاڑیاں جنہیں لیونک (Lunik) کہا جاتا ہے خلا میں استعمال کیں۔ لیونک 3 نے اہل زمین کو چاند کی پوشیدہ اطراف کی تصاویر مہیا کیں۔ 1960ء کے بعد یو ایس ایس آر نے زیادہ سنجیدگی کے ساتھ ایسے لیونک بنانے کا مطالعہ شروع کیا جو خودکار ہوں اور انسان کے بغیر کام میں لائے جا سکیں۔

امریکن لوگ اپنی بھرپور کوششوں کے بعد چاند پر اترنے والے پہلے لوگ تھے۔ انہوں نے اپنی یک شخصی پرواز بنام مرکری اور دو شخصی پرواز بنام جمنی کی مدد سے خلائی علوم حاصل کئے اور اس مسئلے پر بھی غور کیا کہ خلائی دنیا میں وزن کا نہ ہونا کس طرح کے مسائل پیدا کر سکتا ہے۔

آدمی کے بغیر رینجر (Ranger) اور سرویئر (Surveyor) جیسی تحقیقاتی مشینیں امریکنوں نے چاند کی سمت روانہ کیں۔ جو دراصل اپالو مشن کی تیاری کے سلسلہ میں تھیں۔

1969ء میں اپالو II کے نیل آرم سٹرانگ اور ایڈون ایلڈرن پہلے اشخاص تھے جنہوں نے چاند پر قدم رکھے۔

1971ء میں یو ایس ایس آر نے خلا میں پہلا سٹیشن سیلوٹ (Salyut) قائم کیا۔ جبکہ 1972ء میں امریکہ نے خلائی تجرباتی سٹیشن سکائی لیب (Skylab) قائم کیا جو 1979ء میں مغربی آسٹریلیا میں گر گیا۔ اس کے بعد سوویٹ یونین نے میر Mir خلائی سٹیشن 1986ء میں نصب کیا۔ جس میں سائنس کی تجربہ گاہیں بھی شامل تھیں۔ 1988ء میں دو خلابازوں نے ایک نیا ریکارڈ قائم کیا۔ انہوں نے 365 دن میر خلائی سٹیشن پر بسر کئے۔

امریکہ اور یو ایس ایس آر خلا میں تحقیقاتی پروازیں بکثرت روانہ کرتے رہے۔ امریکن میرینز (Mariner) نے سیارہ مریخ کی تصاویر لیں اور پھر یہ پرواز وینس اور مرکری کی طرف بھی گئی۔ وائی کنگ I اور وائی کنگ II سیارہ مریخ پر اتریں مگر وہاں کسی زندگی کے آثار دیکھنے میں واقعتاً کامیابی نہ ہوئی۔

خلائی شٹل (Shuttle) سب سے پہلے امریکہ نے 1981ء میں چھوڑی۔ ایسی شٹل زمین پر واپس آ سکتی ہے اور پھر روانہ ہو جاتی ہے مستقبل میں سائنس دانوں کا رجحان یہ ہے کہ خلا میں ایسے سٹیشن قائم کئے جائیں جہاں سے سیٹلائٹ کی خرابیاں رفع کی جا سکیں۔ خلائی سفر کی تحقیقاتی سرگرمیاں بدستور جاری ہیں۔ یقیناً خلائی تسخیر انسان کی سائنسی ترقی کی بہت بڑی دلیل ہے۔

☆......☆......☆......☆

اونی کپڑے کو دھونا ممکن ہو گیا

برطانوی سائنس دانوں نے ایسا کیمیکل تیار کر لیا ہے جس کے لگانے سے اونی کپڑے کو پانی میں دھویا جا سکے گا اور اس کی شکل خراب نہیں ہو گی۔ ڈیلی میل کے مطابق واشنگ مشین کی ایجاد کے بعد ٹیکسٹائل انڈسٹری کا سب سے بڑا مسئلہ اونی کپڑوں کی فروخت تھا کیونکہ صارفین' دھوئے نہ جانے کے باعث ایسے کپڑے خریدنے سے کترانے لگتے جبکہ ڈرائی کلین کرانے کا خرچ بہت زیادہ آتا تھا۔ اس وقت سے سائنس دان ایسا حل تلاش کرنے میں لگے ہوئے تھے جس سے اون کو واشنگ مشین میں دھویا جا سکے اب 30 برس کی محنت کے بعد یارک شائر کی ایک ٹیکسٹائل مل کے ماہرین نے وہ کیمیکل تیار کر لیا ہے۔ دھونے سے پہلے اس کیمیکل کو کپڑے پر لگایا جائے گا جس سے وہ نہ تو سکڑے گا اور نہ ہی اس کی شکل میں کوئی تبدیلی واقع ہو گی بتایا گیا ہے برطانیہ میں سلے سلائے کپڑوں کی بڑی فیکٹری مارس اینڈ سپنسر نے کیمیکل خریدنے کا معاہدہ بھی کر لیا ہے۔

OOO

لطیفہ

ڈاکٹر (مریض سے) مبارک ہو تمہارا کان کا آپریشن بہت کامیاب ہوا ہے۔

مریض: ذرا اونچی بولئے' سمجھ نہیں آ رہا آپ کیا کہہ رہے ہیں۔

OOO

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

نکاح

○ عزیزہ مکرمہ انیسہ نفیس صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد نفیس صاحب دارالرحمت غربی ربوہ کا نکاح ہمراہ عزیز مکرم عادل کامران صاحب حال جرمنی ابن مکرم ذکاء اللہ خان صاحب بعوض حق مہر بیس ہزار جرمن مارک مورخہ 15-11-98 کو محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے بیت المبارک ربوہ میں بعد نماز عصر پڑھا۔ عزیز عادل کامران کی طرف سے ان کے وکیل مکرم کریم ظفر ملک صاحب ابن محترم مولانا ظہور حسین صاحب مرحوم مربی روس تھے۔

عزیزہ انیسہ نفیس صاحبہ سلسلہ کے نامور مناظر مقرر محترم مولانا محمد اسماعیل صاحب دیالگڑھی مربی سلسلہ کی بڑی پوتی ہیں۔ جنہیں یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ آپ نے حضرت مسیح موعود کے ملفوظات کی متعدد جلدیں مرتب کر کے عظیم علمی خزانہ محفوظ کر دیا۔ عزیزہ کے پڑدادا حضرت چوہدری حکم دین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود تھے۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت ثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ولادت

○ مکرم مطاہر احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 4۔ ستمبر 98ء کو میامی (امریکہ) میں پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کا نام فرینہ مطاہر عطا فرمایا ہے۔ عزیزہ مکرم مولوی تاج الدین صاحب مرحوم (سابق ناظم دارالقضاء ربوہ) کی پوتی اور مکرم چوہدری منور احمد صاحب اکاؤنٹسٹ مینیجر پی آئی اے (فیصل آباد) کی نواسی ہے۔

عزیزہ کی درازی عمر، نیک، صالحہ اور خادمہ دین ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم چوہدری منور احمد صاحب ولد چوہدری اصغر علی صاحب ننگلی کو جرمنی میں مورخہ 10-10-98 کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام حضور انور نے از راہ شفقت مشرف احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری محمود احمد عارف صاحب دارالصدر غربی ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری محمود احمد عارف صاحب دارالصدر غربی ربوہ ٹریفک کے ایک حادثہ میں شدید زخمی ہو کر تین چار سال سے صاحب فراش ہیں چند روز ہوئے انہیں دل کا بھی شدید حملہ ہوا ہے جس کی وجہ سے کمزوری بہت زیادہ ہے احباب سے مکمل شفایابی اور پریشانیوں کے دور ہونے کی درخواست دعا ہے۔

○ مکرم مبارک احمد خان صاحب کاٹھگڑھی دارالنصر وسطی کو ایک حادثہ میں چوٹیں آئی تھیں۔ اب پہلے سے افاقہ ہے۔ مکمل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعزاز

○ ڈویژنل بیڈ منٹن ایسوسی ایشن فیصل آباد کے زیر اہتمام مورخہ 10۔ نومبر تا 25۔ نومبر 1998ء پاکستان ماڈل سکول فیصل آباد میں منعقد ہونے والے ڈویژنل بیڈ منٹن چیمپئن شپ بورڈز ڈبل مقابلوں میں ایوان محمود سپورٹس کلب ربوہ کے دو ہونہار کھلاڑی تحسین احمد اور بابر شبیر رنر اپ قرار پائے۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز مبارک فرمائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ائر میل والے لفافے

○ احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ڈاک کے لئے اندرون پاکستان بھیجے جانے والے جس لفافے پر ائر میل کا لفظ لکھا ہو اور اس پر دو روپے کا ٹکٹ بھی لگا ہو تو ڈاکخانے والے اس کو بیرنگ کر دیتے ہیں۔ براہ کرم ائر میل والا لفافہ بھیجتے وقت ائر میل کے الفاظ کاٹ دیا کریں اگر بذریعہ ائر میل بھیجنا ہی مقصود ہو تو اس پر ایک روپیہ کا ٹکٹ مزید لگایا جائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان دارالقضاء

○ (مکرم ملک فضل الٰہی صاحب بابت ترکہ مکرم ملک امام الدین صاحب)

مکرم ملک فضل الٰہی صاحب یکے از ورثاء مکرم ملک امام الدین صاحب ولد گلاب دین صاحب ساکن محلّہ گگے زئیاں سمبڑیال تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ نے درخواست دی ہے کہ مکرم ملک صاحب موصوف .قضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں لہٰذا قطعہ نمبر 1/8 دارالنصر برقبہ 10 مرلہ ان کے وارثان کے نام منتقل کر دیا جائے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

ا۔ مکرم ملک محمد الٰہی صاحب (بیٹا)۔ (وفات یافتہ)

اا۔ مکرم ملک شکر الٰہی صاحب (بیٹا)۔ (وفات یافتہ)

III محترمہ سکینہ بی بی صاحبہ (بیٹی)۔ (بیٹی) وفات یافتہ)

ان کے ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

ا۔ مکرم ملک محمد الٰہی صاحب کے ورثاء کی تفصیل:۔

1۔ مکرم ملک محمود احمد صاحب (بیٹا)

2۔ ملک نثار احمد صاحب (بیٹا)

3۔ محترمہ ثریا بی بی صاحبہ (بیٹی)

4۔ محترمہ رانی صاحبہ (بیٹی)

5۔ مکرم ملک بشیر احمد صاحب (بیٹا)

6۔ محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ (بیٹی)

7۔ محترمہ مریم صدیقہ صاحبہ (بیٹی)

8۔ محترمہ یاسمین صاحبہ (بیٹی)

(II) مکرم ملک شکر الٰہی صاحب کے ورثاء کی تفصیل:۔

1۔ مکرم فضل الٰہی صاحب (بیٹا)

(III) محترمہ سکینہ بی بی صاحبہ کے ورثاء کی تفصیل:۔

1۔ مکرم ملک مظہر احمد صاحب (بیٹا)

2۔ مکرم ملک منصور احمد صاحب (بیٹا)۔ وفات یافتہ)

3۔ مکرم ملک فاروق احمد صاحب (بیٹا) وفات یافتہ)

4۔ مکرم ملک منظور احمد صاحب (بیٹا)

5۔ محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ (بیٹی) وفات یافتہ

بکرم ملک منصور احمد صاحب کے ورثاء کی تفصیل:۔

1۔ محترمہ مصباح منصور صاحبہ (بیوہ)

2۔ محترمہ صبا ملک صاحبہ (بیٹی)

3۔ محترمہ فلاح ملک صاحبہ (بیٹی)

4۔ محترمہ شمع ملک صاحبہ (بیٹی)

5۔ مکرم فاروق احمد صاحب (بیٹا)

مکرم ملک فاروق احمد صاحب کے ورثاء کی تفصیل:۔

ا۔ محترمہ طاہرہ فاروق صاحبہ (بیوہ)

اا۔ مکرم عمران ملک صاحب (بیٹا)

ااا۔ محترمہ عائشہ ملک صاحبہ (بیٹی)

محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ کے ورثاء کی تفصیل:۔

1۔ مکرم ملک صلاح الدین صاحب (خاوند)

2۔ مکرم فخر الدین صاحب (بیٹا)

3۔ مکرم شجاع الدین صاحب (بیٹا)

4۔ محترمہ منیرہ ملک صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

قرارداد تعزیت

○ مکرم و محترم چوہدری محمد علیم الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد کی وفات پر جماعت احمدیہ راولپنڈی کا ایک ہنگامی اجلاس مورخہ 11۔ ستمبر 98ء کو محترم مجیب الرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی کی صدارت میں ایوان توحید میں منعقد ہوا۔ جس میں محترم چوہدری محمد علیم الدین صاحب امیر جماعت اسلام آباد کی وفات پر قرارداد تعزیت منظور کی۔ جس کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

جماعت احمدیہ راولپنڈی کا یہ نمائندہ اجلاس مکرم و محترم چوہدری محمد علیم الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد کی وفات پر اپنے دلی غم اور دلی صدمہ اور افسوس کا اظہار کرتا ہے۔ آپ جلسہ سالانہ یوکے میں شمولیت کے بعد اپنے بچوں کو ملنے امریکہ گئے تھے کہ وہیں دل کا دورہ پڑا اور 30۔ اگست 98ء کو وفات پا گئے۔

مکرم چوہدری علیم الدین صاحب 1917ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے دادا اور والد ماجد کو حضرت مسیح موعود کے 313 رفقاء میں شامل ہونے کا شرف حاصل تھا۔ آپ نے دینی اور دنیوی فرائض کی بجاآوری میں بھرپور کامیاب زندگی گذاری۔ حصول تعلیم کے بعد سول سروس میں آ گئے۔ حکومت پاکستان کے مختلف اعلیٰ عہدوں پر کام کرتے ہوئے 1975ء میں بہت نیک نامی کے ساتھ جائنٹ سیکرٹری خزانہ کے عہدہ سے ریٹائرڈ ہوئے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد اقوام متحدہ کے تحت سرالیون۔ نائیجیریا۔ مسقط وغیرہ عرب امارات کے اقتصادی مشیر کے طور پر خدمات بجالانے کی توفیق پائی۔

آپ پہلے نائب امیر اور 1992ء سے تا دم وفات آپ کو بطور امیر جماعت گرانقدر خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔

اور آپ کے دور امارت میں جماعت احمدیہ اسلام آباد کو تمام شعبوں خصوصاً دعوت الی اللہ اور مالی شعبہ جات میں نمایاں مقام حاصل رہا۔ احمدیہ بیت الذکر کی تعمیر و ترقی اور تزئین اور احمدیہ قبرستان کے لئے حصول اراضی کے سلسلہ میں آپ کی خدمات یاد رکھی جائیں گی۔ آپ نے بعد از ریٹائرمنٹ زندگی وقف کر رکھی تھی اور 1985ء سے نمائندہ آفیسر اسلام آباد کے طور پر بھی خدمات سرانجام دینے کی توفیق پائی۔ جنوری 1997ء میں مرکزی فنانس سٹینڈنگ کمیٹی ربوہ کے رکن مقرر ہوئے تھے۔

مکرم چوہدری محمد علیم الدین صاحب بہت خوبیوں کے مالک تھے۔ ہر دلعزیز۔ بہت خوش اخلاق۔ ہنس مکھ۔ حلیم الطبع شفیق اور نافع الناس وجود تھے۔ جماعتی کاموں کے لئے تمام وقت وقف کر رکھا تھا۔ انتھک محنت اور اخلاص کے ساتھ اپنے فرائض کی بجاآوری میں منہمک رہتے تھے۔

3۔ ستمبر 98ء کو بمقام بیت الذکر اسلام آباد مرحوم کی نماز جنازہ میں احباب راولپنڈی کثیر تعداد میں شامل ہوئے جنازہ کو کندھا دیا اور لواحقین سے تعزیت کی۔ جماعت احمدیہ راولپنڈی مکرم چوہدری صاحب کے بیٹوں۔ بیٹیوں اور دیگر لواحقین نیز جماعت احمدیہ اسلام آباد سے دلی تعزیت کا اظہار کرتی ہے اور مرحوم کے درجات کی بلندی اور لواحقین کے صبر جمیل کی دعا کرتی ہے اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مدارج عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کا حافظ و ناصر اور مددگار ہو۔ آمین

ہم ہیں جملہ اراکین جماعت احمدیہ راولپنڈی

پتہ درکار ہے

○ مکرم رانا محمد اسلم صاحب ولد مکرم چوہدری برکت علی صاحب نے فروری 92ء میں ساکن رائے پور ضلع سیالکوٹ سے وصیت کی تھی۔

اگر موصیان خود اعلان پڑھیں یا ان کے کسی عزیز کو ان کے بارے علم ہو تو فوری دفتر وصیت سے رابطہ کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 7- دسمبر- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 11 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 25 درجے سنٹی گریڈ
8- دسمبر- غروب آفتاب 5-06
9- دسمبر- طلوع فجر 5-26
9- دسمبر- طلوع آفتاب 6-54

عالمی خبریں

کوفی عنان کا دورہ ناکام

اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری کوفی عنان کا لیبیا کا دورہ ناکام رہا۔ صدر قذافی لاکربی طیارے کے کیس میں ملزمان اقوام متحدہ کے حوالے کرنے پر رضامند نہیں ہوئے۔ کوفی عنان نے کہا کہ کرنل قذافی ملزموں پر مقدمہ چلانے پر رضامند ہیں مگران کی شرط ہے کہ مقدمہ کسی غیر جانبدار ملک میں چلایا جائے۔ کوفی عنان نے کہا کہ لیبیا کے سربراہ مسئلہ حل کرنے میں سنجیدہ ہیں۔

کوفی عنان کا سات گھنٹے انتظار

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان کی ملاقات ایک نامعلوم صحرائی قصبے میں ہوئی۔ کوفی عنان طرابلس پہنچے تو ان کو بتایا گیا کہ ان کو سمندر کے کنارے ایک قصبے سرتے میں پہنچایا جائے گا۔ جہاں وہ چھ سات گھنٹے انتظار کرتے رہے۔ بعد ازاں ان کو ایک اور طیارے میں نامعلوم صحرائی مقام پر پہنچایا گیا جہاں قذافی کی ان سے نصف گھنٹہ ملاقات ہوئی۔

واجپائی کی مقبوضہ کشمیر آمد

بھارت کے وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی اپنے دور حکومت کے پہلے دورے پر جب مقبوضہ کشمیر پہنچے تو ان کا استقبال سنسان سڑکوں' بند دکانوں اور سیاہ جھنڈیوں نے کیا۔ پوری وادی میں سوگ کی کیفیت تھی۔ وادی بھر میں غیر اعلانیہ کرفیو نافذ تھا۔ شہر شہر مظاہرے ہوئے۔ مظاہرین پر فوج نے تشدد کیا۔ بھارتی وزیر اعظم نے کارگل اور اوڑی کا دورہ منسوخ کردیا۔ بھارتی فوج نے دعویٰ کیا ہے کہ سیاچن گلیشیئر' اوری اور کپواڑہ سیکٹر میں پاک بھارت فوج کے درمیان جھڑپیں ہوئیں۔ بھارتی فوج نے مزید کہا کہ کارگل میں پاکستان نے 29 گولے داغے۔

روبوٹ کے ذریعہ دل کا آپریشن

دنیا میں پہلی بار روبوٹ کے ذریعہ ایک خاتون کا دل کا کامیاب آپریشن کیا گیا۔ بیلجیم کے ایک ہسپتال میں 38 سالہ خاتون کا آپریشن 10 گھنٹے میں مکمل ہوا۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ آسان طریقہ ہے۔

کانگو میں خانہ جنگی

کانگو میں فوج اور باغیوں میں گھمسان کی جنگ میں ایک ہزار سے زیادہ افراد ہلاک ہوگئے۔ دارالحکومت سے ایک ہزار کلومیٹر دور ہونے والی جنگ میں انگولا اور زمبابوے کی افواج نے بھی حصہ لیا۔

فلسطینی قیدیوں کی بھوک ہڑتال

اسرائیل کی جیلوں میں بند دو ہزار سے زیادہ فلسطینی سیاسی قیدیوں نے بھوک ہڑتال کردی ہے۔ ان قیدیوں کو پانچ سال قبل ہونے والے اوسلو امن معاہدے کے تحت رہا کیا جانا تھا۔ یہ بھوک ہڑتال ایسے وقت کی گئی ہے جب صدر کلنٹن علاقے کا دورہ کرنے والے ہیں۔

شام کے صدر کا ترک صدر کو خط

شام نے ترکی کے صدر ڈیمریل کے نام اپنے خط میں کہا ہے کہ ہم خوشگوار تعلقات چاہتے ہیں۔ مصر کے صدر نے ترک صدر کو یہ خط پہنچایا۔ صدر حسنی مبارک اس سے قبل اکتوبر میں بھی ترکی اور شام کا دورہ کرچکے ہیں۔ تاکہ دونوں اسلامی ملکوں میں کشیدگی ختم کرائی جاسکے۔

بابری مسجد کی شہادت کی سالگرہ

بھارت کے کئی شہروں میں مسلمانوں نے بابری مسجد کی شہادت کی چھٹی سالگرہ منائی اس موقع پر جلوس نکالے گئے اور کئی جگہ پر مظاہرین کی فوج سے جھڑپیں ہوئیں۔ سینکڑوں مسلمانوں کو گرفتار کرلیا گیا۔

جاپان میں معمر افراد

جاپان میں دس ہزار سے زائد افراد ایسے ہیں جن کی عمریں سو سال ہو چکی ہیں۔ ان میں 2ء82 فیصد خواتین ہیں۔ جاپان کی تاریخ میں پہلی بار اتنی بڑی تعداد نے سو سال سے زیادہ عمر پائی ہے۔

ملکی خبریں

کراچی میں دہشت گردوں کے حملے

کراچی میں دہشت گردوں نے بکتر بند گاڑیوں پر راکٹوں سے حملہ کیا۔ پولیس نے بندھانی کالونی اور پیلی کوٹھی کے علاقے پر چھاپہ مارا تو دہشت گردوں نے فائرنگ کی اور راکٹ مارے۔ دہشت گردوں کی فائرنگ سے 2 پولیس اہلکار اور دو راہ گیر شدید زخمی ہوگئے۔ پولیس اور رینجرز کی مزید نفری طلب کرلی گئی۔ غریب آباد کا محاصرہ کرلیا گیا۔ یہاں پر حکیم سعید کے قاتل اے ایس آئی نوشاد سمیت متعدد دہشت گرد جدید اسلحہ لے کر چھپے ہوئے ہیں۔

دہشت گرد اتحادی پر لعنت

وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ ہم دہشت گرد اتحادی پر لعنت بھیجتے ہیں۔ انہوں نے کراچی پہنچنے پر کہا کہ ہم نے اس سے قبل بھی صرف اور صرف کراچی میں امن و امان کے لئے ایم کیو ایم کو چھوڑا تھا ہمارا نشانہ کوئی جماعت یا گروہ نہیں۔ امن کے لئے کام کررہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ فوجی عدالتوں میں مقدمات بھیجنے کے لئے فول پروف سسٹم بنایا ہے۔ تین مراحل سے گذرنے کے بعد مقدمات عدالتوں میں جائیں گے۔

نواز شریف لندن پہنچ گئے

وزیر اعظم نواز شریف امریکہ کے دورے کے اختتام پر لندن پہنچ گئے۔ وہاں وزیر اعظم کے متنازعہ فلیٹوں کے باہر ایم کیو ایم نے مظاہرہ کیا اور گورنر راج کے خلاف نعرے لگائے۔

فوجی عدالتوں کا بائیکاٹ

ایم کیو ایم نے فوجی عدالتوں کا بائیکاٹ کرنے کا اعلان کیا ہے۔ ایم کیو ایم کے لیڈروں نے پریس کانفرنس میں کہا کہ ہمیں انصاف کی توقع نہیں۔ فوجی عدالتیں غیر آئینی' غیر قانونی اور غیر اسلامی ہیں۔ ہم ان کو نہ تو تسلیم کرتے ہیں اور نہ ہی ان میں پیش ہونگے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ مہاجروں کو دیوار سے لگانے کی کوششیں ہو رہی ہیں۔ فوج کا بطور ادارہ احترام کرتے ہیں۔ لیکن انگریز کے پٹھو ملک توڑنے کی کوشش کررہے ہیں۔ ہم ملک توڑنے والوں کے ہاتھ توڑ دیں گے۔

بینظیر کے رابطے

پارلیمنٹ میں مضبوط اتحاد بنانے کے لئے بینظیر بھٹو نے جمہوری وطن پارٹی سے رابطہ کرلیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکمران ڈکٹیٹر بن چکے ہیں۔ ہم تمام اپوزیشن جماعتوں کو ساتھ ملائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اجتماعی تحریک حکومت کے خاتمے تک جاری رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ میں اور حکمران ایک دوسرے پر الزام لگاتے ہیں حرام اور حلال کی تمیز بہت ضروری ہے۔ قوم اقتصادی صورت حال خود دیکھے۔ انہوں نے کہا کہ عوامی اتحاد مستحکم ہے۔ تمام خدشات بے بنیاد ہیں۔ وزیر اعظم کے امریکہ کے دورے سے پاکستان کی تذلیل ہوئی۔

بجلی چوروں کے خلاف آپریشن

باوثوق ذرائع کے مطابق واپڈا حکام نے بجلی چوری کے سدباب اور بجلی کے نادہندگان سے وصولی کے لئے مسلح افواج کی مدد سے بڑے پیمانے پر آپریشن شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ مسلح افواج کی قیادت نے بھی اس پر آمادگی ظاہر کردی ہے۔ حکومتی اداروں کو بھی کروڑوں روپے کے واجبات کی وصولی کے لئے باقاعدہ وارننگ دی جاری ہے۔ ماہانہ اربوں کی بجلی چوری کرلی جاتی ہے۔ جبکہ اربوں روپے کے واجبات وصول کئے جانے ہیں۔ ورلڈ بنک کی رپورٹ کے مطابق پاکستان میں بجلی چوری کی شرح 45 فیصد ہے۔

شادی بیاہ آرڈیننس

صوبائی وزیر بنیامین رضوی نے بتایا ہے کہ شادی بیاہ آرڈیننس کی خلاف ورزی پر اے سی' ڈی سی' ایس پی اور تھانے دار معطل ہونگے۔ ڈی سی اور ایس پی کو او ایس ڈی لگا دیا جائے گا۔ پولیس مقدمہ درج کرکے کھانا ضبط کرکے غرباء میں تقسیم کردے گی۔

ہر قسم کی بیماریوں کے علاج کیلئے
فون 213207
پروفیسر سعید اللہ خان ایم اے ہومیوڈاکٹر
3/1/38 محلہ دارالفضل ربوہ فون 213207

رحمٰن بے بی سائیکل
بچہ سائیکل، بے بی کارٹ، واکر، پنگوڑے
جھولہ، پرام، کاریں، سکوٹر، میز کرسی تمام منفرد ورائٹی کا مرکز
نور سائیکل ورکس نزد یادگار چوک
دوکان 999 گھر 212895 ربوہ

ضرورت برائے فارماسسٹ
خالد ناصر کاٹن بنڈ یجز (پرائیویٹ) لمیٹڈ پنڈی بھٹیاں ضلع حافظ آباد کو ایک فارماسسٹ کی ضرورت ہے۔ ایسے احباب جو کم از کم 3 سال کا تجربہ رکھتے ہوں اپنی اسناد اور تجربہ کا سرٹیفکیٹ ساتھ لیکر مورخہ 15.12.98 کو کمپنی کے ہیڈ آفس میں پہنچ جائیں۔ موزوں تنخواہ کے علاوہ دیگر مراعات بھی دی جائیں گی
خالد ناصر کاٹن بنڈ یجز پرائیویٹ لمیٹڈ
ہیڈ آفس: 042-7325579 16- میکلوڈ روڈ اسلم آرکیڈ لاہور
فیکٹری: 0438-531522 531523